شرعی رہنمائی لینا ضروری ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



دارالافتاء اہلسنت

DARUL IFTA
AHL-E-SUNNAT

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ؕ اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

(خود بھی اوّل تا آخر پڑھیں اور علاقہ، ڈویژن، کابینہ اور شعبوں وغیرہ کے مدنی مشوروں میں اولاً یہ مضمون، حسبِ ضرورت پڑھ کر سنائیں، شرعی رہنمائی لینے کا ذہن بنے گا۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ)

شرعی رہنمائی لیناضروری ہے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر آپَس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں ہر ماہ کثیر تعداد میں اسلامی بھائی سنتوں کی تربیت کے لیے راہِ خدا میں سفر کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک بار ایسا ہی ایک مدنی قافلہ باب المدینہ کراچی کے علاقے کورنگی کی ایک جامع مسجد میں گیا۔ دوسرے دن جب جدول کے مطابق سیکھنے سکھانے کے حلقہ میں وضو اور غسل فرض ہونے کے اسباب بیان ہوئے تو پہلی بار مدنی قافلے کے مسافر بننے کی سعادت پانے والے ایک اسلامی بھائی حلقے کے بعد قافلہ ذمہ دار کو لے کر مسجد کے وضو خانے پر آئے اور عرض کی: پیارے بھائی! آپ نے ابھی جو غسل کے اسباب میں احتلام کو غسل فرض ہونے کا سبب بیان فرمایا ہے، مجھے یہ پہلی بار پتہ چلا ہے۔ افسوس کہ مجھے رات مسجد میں احتلام ہو گیا تھا مگر شرمندگی اور جھجک کی وجہ سے میں نے سوال نہ کیا، اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ الحمد للہ وہ قافلہ ذمہ دار مدنی اسلامی بھائی تھے، انہوں نے فوراً انہیں غسل کرنے، ناپاکی کی حالت میں مسجد میں رہنے پر بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرنے اور اپنی نمازیں دُہرانے کا حکمِ شرعی بتایا۔ چنانچہ اس اسلامی بھائی نے غسل کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرکے اپنی نماز بھی دہرالی۔

علم حاصل کرو جہل زائل کرو　　　پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش ص 669)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مدنی بہار مدنی قافلے میں سفر کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک رہنے کی افادیت کو اُجاگر کرتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عالیشان کی طرف بھی متوجہ کرتی ہے: شِفَاءُ الۡعِیِّ السُّؤَالُ یعنی بے علمی کا عِلاج پوچھ لینا ہے۔[2]

ہر ذِی عقل بخوبی جانتا ہے کہ دِینی مسئلہ ہو یا دُنیاوی، سُوال کے ذریعے ہی حل ہو گا، اپنی مرضی اور عقل کے گھوڑے دوڑانا کسی صورت کارگر نہیں ہوتا۔ بِالفرض اگر کبھی بِلا پوچھے اپنی ہی صلاحیتِ غور و فکر آزمانے کی کوشش کی جائے اور اِتّفاقی طور پر درست حکم حاصل ہو جائے تو یہ کامیابی کا پہلا قدم نہیں بلکہ ہلاکت کی جانب مضبوط زینہ (سیڑھی) ہے کیونکہ ایک بار صحیح بات تک پہنچ جانے سے بندہ جری (نڈر) ہو جاتا ہے پھر ہر معاملے میں خود ہی حاکم بننا شروع کر دیتا ہے۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرتِ مبارکہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ان نُفُوسِ قُدسیّہ کی

---

1 ... مسند ابی یعلی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ... سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب فی المجروح یتیمم، ص۶۹، حدیث: ۳۳۶

سیرت کے مطالعہ سے جابجا حُسنِ سیرت کے کرشمے نظر آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہر ہر معاملے میں سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے رہنمائی طلب کرتے تھے چُنانچِہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سُنّت کے باب ''فیضانِ رَمضان'' کے صفحہ 1426 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: ایک صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ نَبوی میں حاضِر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے رَمَضان کے روزہ کی حالت میں (قَصداً) اپنی عورت سے قُربَت کی، میں ہلاک ہوگیا، فرمائیے !اب میں کیا کروں؟ سرکارِ نامدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عرض کی: نہیں! یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فرمایا، کیا مُتَواتَر دوماہ کے (یعنی لگاتار ساٹھ) روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فرمایا، 60 مِسکینوں کو کھانا کھلاسکتے ہو؟ عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ بھی نہیں کرسکتا۔ اتنے میں بارگاہِ رسالت میں کسی نے کچھ کھجوریں ہَدِیّۃً حاضِر کیں۔ سرکارِ نامدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ ساری کھجوریں اُس صَحابی کو عطا فرمادیں اور فرمایا، اِنہیں خَیرات کردو، تمہارا کَفّارہ ادا ہوجائے گا۔ وہ بولے، یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مدینہ بھر میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مُبارَک چمکنے لگے اور رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے یعنی فرمایا: فَاَطْعِمْہُ اَھْلَکَ یعنی پَس اپنے گھروالوں کو ہی کِھلادے۔ (تیرا کفارہ ادا ہو جائے گا)۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اپنے مسئلہ کا حل پوچھنے حاضر ہوئے اور ساری پریشانی ختم کرواکے واپس لوٹے۔ مگر یادرکھئے! جہاں سُوال کرنے اور رہنمائی حاصل کرنے کا فائدہ ہے وہیں نہ پوچھنے اور اپنی طرف سے جواب دینے کا نقصان بھی ہے۔ چُنانچِہ

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا، جس نے اس کے سر میں زخم کردیا پھر اسے اِحتلام ہوگیا۔ اس نے ساتھیوں سے کہا: کیا آپ کو میرے لئے تیمّم کی اجازت نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے نزدیک آپ کو تیمم کی اجازت نہیں ہے کیونکہ آپ پانی پر قادر ہیں۔ چنانچہ اس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہوگیا۔ جب ہم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو فرمایا: اللہ عزوجل تمہیں مارے، تم نے اُسے قتل کردیا، جب تمہیں معلوم نہ تھا تو مسئلہ کیوں نہ پوچھا کہ بے علمی کا علاج پوچھ لینا ہے، اسے یہ کافی تھا کہ تیمُّم کرلیتا اور اپنے زخم پر کپڑا لپیٹ لیتا پھر اس پر ہاتھ پھیرلیتا اور باقی جسم دھو ڈالتا۔[2]

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: (صحابہ کرام) سمجھے کہ تیمّم بیمار کے لئے نہیں صرف پانی نہ ملنے کی حالت میں ہے کیونکہ رب فرماتا ہے: "فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا" (ترجمۂ کنزالایمان: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو) یہ ہے اِجتہاد کی غلطی اور خطا۔ (اور ان صحابی کو دیکھئے کہ نماز کی اہمیّت کے پیش نظر زخمی ہوتے ہوئے بھی غسل کرلیا) یہ ہے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا تقویٰ اور خوفِ خدا کہ جان دیدی مگر نماز چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ (نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں قَتَلُوْہُ فرمایا) یعنی یہ لوگ اس کی موت کا سبب بن گئے، نہ ایسا فتویٰ دیتے، نہ وہ غسل کرکے وفات پاتا اور یہ بددعا (دعائے ہلاکت) اظہارِ ناراضی کے لئے ہے۔ انہیں چاہیئے تھا کہ اسے خود حکم نہ دیتے بلکہ

1... صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب من اصاب ذنبا دون الحد، ص ١٦٦١ حدیث: ٦٨٢٢

2... سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب فی المجروح یتیمم، ص ٦٩، حدیث: ٣٣٦

میرے پاس آنے تک صبر کرتے، مجھ سے مسئلہ پوچھتے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! شروع میں جو آپ نے مدنی بہار سُنی اور احادیثِ کریمہ سے سُوال کرنے اور شرعی رہنمائی حاصل کرنے کی اَہَمِّیَّت فوائد اور پہلو تہی کرنے کے نقصانات بخوبی عیاں ہیں۔ یاد رہے کہ ہر قوم و ملت کی نظر میں مذہب و دین کی اَہَمِّیَّت اور قدر ہر چیز سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کا ہر معاشرہ اپنے مذہب کی اہمیت کو پیش نظر رکھتا اور ہر مذہبی معاملہ اپنے علما کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ عقل و دانش کا بھی یہی تقاضا ہے کہ جس شعبے کا مسئلہ ہو، اسی شعبہ سے متعلق فرد سے رابطہ کیا جائے۔ چنانچہ اس معاملے میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے کیونکہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں نبی کریم، رؤف رّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُم** یعنی میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے۔[2] اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت سے یہ درس ملتا ہے کہ معاملہ خواہ کیسا ہی ہو شریعت کے تابع ہونا چاہیے اور شرعی حکم معلوم نہ ہو تو اہلِ علم سے شرعی رہنمائی حاصل کرلی جائے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اکثر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سوالات کرتے اور دینی رہنمائی حاصل کیا کرتے۔ چنانچہ،

مروی ہے کہ ایک صحابیِ رسول نے رسول کریم، رؤف رّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مُحرِم (احرام والے) کو کون کون سا کپڑا پہننے سے بچنا چاہئے؟ ارشاد فرمایا: مُحرِم کو کُرتہ ٹوپی ازار (پاجامہ یا شلوار وغیرہ) اور عمامہ پہننا نہیں چاہئے اور نہ ہی کوئی ایسا کپڑا استعمال کرنا چاہئے جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ (یعنی ایسا رنگ استعمال کرنا ممنوع ہے، جس میں خوشبو ہو) اور نہ ہی خُفَّین (چمڑے کے موزے) استعمال کرے۔ البتہ وہ شخص خُفَّین (چمڑے کے موزے) استعمال کرسکتا ہے، جس کے پاس جوتے نہ ہوں۔ پس جس کے پاس جوتے نہ ہوں، وہ خُفَّین (چمڑے کے موزے) استعمال کرے مگر ٹخنوں سے نیچے تک کے حصہ کو کاٹ لے۔[3]

ایک موقع پر ایک صحابیِ رسول نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لے جاتے ہیں، اگر اس سے وضو کرلیں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کیا کریں؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے۔[4]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سائل کو شبہ یہ تھا کہ سمندر کا پانی سخت کڑوا ہے پینے کے قابل نہیں لہٰذا اس آیت کے تحت نہیں آتا: "وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا" (ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا۔) کیونکہ بارش کا پانی میٹھا اور مُطَہِّر ہے اور سمندر کا پانی میٹھا نہیں تو چاہیئے کہ مُطَہِّر (پاک کرنے والا) بھی نہ ہو۔[5]

پیارے اسلامی بھائیو! اگر وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سُوال نہ کرتے اور شُبہ ہی میں رہتے تو فرائض و واجبات کی ادائیگی میں سخت تشویش کا شکار ہو جاتے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک سیرت تشنگیٔ علم اور شرعی رہنمائی حاصل کرنے کی حرص کی ڈھیروں مثالوں سے سجی ہوئی ہے۔ لہٰذا یاد رکھئے! صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت مبارکہ سے یہی درس ملتا ہے کہ **"شرعی رہنمائی لینا ہمارے لیے ازحد ضروری ہے۔"**

نیز صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت پر چلتے ہوئے ہم بھی ہر دینی معاملہ میں علماء و مفتیان کرام سے شرعی رہنمائی لیں اور پھر

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد ۱، صفحہ ۲۴۲، ۲۴۳ ملخصا

2 ... الشریعۃ للآجری، کتاب الایمان۔۔۔الخ، باب ذکر فضل جمیع الصحابۃ۔۔۔الخ، ۴/۱۶۹۰، حدیث: ۱۱۶۶

3 ... سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب مایلبس المحرم، ص ۲۹۶، حدیث: ۱۸۲۳

4 ... سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بماء البحر، ص ۲۹، حدیث: ۸۳

5 ... مرآۃ المناجیح، ۳۱۹/۱

قدم اٹھائیں۔ کیونکہ حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے علماء کو اپنا وارث اور عِلْم کو اپنی میراث فرمایا ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ (1)

لہٰذا علماء کو ادب و احترام ملحوظ رکھتے ہوئے ہمیشہ ان سے شرعی رہنمائی لینا چاہئے۔ آج کے اس پُرفتن دور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کسی نعمتِ غیر مُتَرَقَّبَہ (م۔ت۔رَق۔ق۔بَہ۔ وہ اچھی چیز جو غیر متوقع طور پر ملے) سے کم نہیں۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے بیانات، رسائل، تصانیف اور مدنی مذاکروں میں بارہا دارُ الافتاء کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جہاں دیگر شعبہ ہائے زندگی میں انقلاب برپا کردیا ہے، وہیں عوامُ النّاس کی شرعی رہنمائی کے لیے دارُ الافتاء اہلسنت بھی عطا فرمائے ہیں، چنانچہ ہر طرح کے مسائل میں علمائے اہلسنت و مفتیان کرام سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے اور اپنے معاملات کو قرآن و سنت کی روشنی میں انجام دینے کے لیے دارُ الافتاء اہلسنت سے رابطہ فرمائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

شرعی رہنمائی لیناضروری ہے

قرآنِ کریم اور احادیثِ کریمہ میں جابجا عِلْم و عُلَماء کی اہمیت بیان کی گئی ہے چنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط (پ۲۳، الزُّمر: ۹)	ترجمۂ کنزالایمان: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

اس آیتِ کریمہ میں عالم و غیر عالم میں فرق کو واضح فرمایا گیا ہے۔ نیز حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[۲] اسی طرح اہمیتِ علم مزید اُجاگر کرتے ہوئے حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عُلَماء کو اپنا وارث اور عِلْم کو اپنی میراث فرمایا ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔[۳]

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عمل مبارک سے بھی عِلْم کی اہمیت واضح فرمائی۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی مسجد میں دو حلقوں کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: دونوں نیکی کا کام کر رہے ہیں لیکن ان میں سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔ یہ لوگ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کر رہے ہیں اس کی بارگاہ میں متوجہ ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے تو انہیں عطا کردے، اگر چاہے تو عطا نہ کرے اور یہ لوگ جو دین کا علم حاصل کر رہے ہیں اور ناواقف لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں، یہ افضل ہیں کیونکہ مجھے بھی مُعَلِّم (سکھانے والا، استاد، تعلیم دینے والا) بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان حضرات میں تشریف فرما ہو گئے۔[۴]

اسی طرح علم کی دولت سے محروم لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اس شخص کو ہو گی، جسے دنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا لیکن اُس نے حاصل نہ کیا۔[۵]

1 ... سنن ابي داود، اول كتاب العلم، باب الحث علي طلب العلم، ص۵۷۸، حديث: ۳۶۴۱ ملتقطاً

۲ ... سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب فضل العلماء، الحديث ۲۲۴، ج۱، ص۱۴۶

۳ ... سنن ابي داود، اول كتاب العلم، باب الحث علي طلب العلم، ص، الحديث: ۳۶۴۱

۴ ... سنن الدارمي، المقدمه، باب فضل العلم والعالم، ۱/۳۶۵، الحديث: ۳۶۱

۵ ... الجامع الصغير، حرف الهمزة، ص۶۹، الحديث: ۱۰۵۸

علمِ دین ہزاروں خوبیوں کا حامل ہے۔ اس میں دین و دنیا کا سکون و راحت بھی ہے اور اُخروی نجات و کامیابی بھی۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ علمِ دین کی جامعیت کو کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: علم حاصل کرو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے علم حاصل کرنا خشیّت، اسے تلاش کرنا عبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اور اس کی جستجو کرنا جہاد ہے۔ جاہلوں کو علم سکھانا صَدَقہ اور اسے اس کے اہل تک پہنچانا نیکی ہے کیونکہ یہ حلال و حرام کا شعور دیتا، اہلِ جنّت کو روشن دلیل اور گھبراہٹ میں اُنسیت دیتا ہے۔ سفر میں ہم نشین اور تنہائی کا ساتھی ہے۔ تنگدستی و خوشحالی میں رہنمائی کرتا اور دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے۔ عظیم لوگوں کے ہاں علم کی حیثیت زینت کی سی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ عِلْم ہی کی بدولت قوموں کو رِفعت و بلندی عطا فرماتا اور انہیں بھلائی میں لوگوں کا مقتدا و پیشوا بنا دیتا ہے۔ اہلِ علم کے نقش و قدم پر چلا جاتا، ان کے افعال کی پیروی کی جاتی اور ان کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے۔ فرشتے ان کی دوستی میں رغبت رکھتے اور انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ہر خشک و تر یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں اور پانی کے دیگر جانور، درندے اور چوپائے سب ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ علم جہالت کی تاریکی سے نجات دیتا، دِلوں کو جِلا (زندگی) بخشتا اور جہالت کے اندھیروں میں آنکھوں کو روشنی عطا کرتا ہے۔ اس کے ذریعے انسان نیک لوگوں کی منازل تک رسائی پاتا اور دنیا و آخرت میں بلند مقام تک جا پہنچتا ہے۔ عِلْم میں غور و فکر کرنے کا اجر روزہ رکھنے کے برابر اور اسے پڑھنا، پڑھانا نوافل کے برابر ہے۔ عِلْم ہی صلۂ رِحمی کا پیغام دیتا اور حلال و حرام کی پہچان کراتا ہے۔ علم تمام عمل کرنے والوں کا سردار اور عمل اس کا پیروکار ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے جو خوش نصیبوں کو عطا کی جاتی اور بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آج اگر ہم اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں تو علمِ دین سے دوری اور صُحبتِ علماء سے بیزاری نظر آتی ہے۔ علماء سے دوری کے باعث ہم نہیں جانتے کہ ہمارا ذریعہ مُعاش کیسا ہے؟ ہم روزی حلال کما رہے ہیں یا حرام؟ ہماری نماز درست ہے یا نہیں؟ صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہنے کے باوجود بھی روزہ ہوا یا نہیں؟ یہ وہ عام معاملات ہیں کہ جن کے بارے میں ہم پوچھنا اور شرعی رہنمائی لینا ضروری خیال ہی نہیں کرتے اور یوں ساری عمر ناجائز معاملات میں پڑے رہتے ہیں۔

کتنے ہی ایسے کاروباری معاملات ہیں جو شرعی رہنمائی نہ لینے کی وجہ سے ناجائز و حرام اور سودی کمائی کا شکار ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں ہمیں اہلِ علم سے رہنمائی لینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے چنانچہ پارہ 14 سورہ نَحل کی آیت نمبر 43 میں اور پارہ 17 سورہ انبیاء آیت نمبر 7 میں ارشاد فرمایا:

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝ ترجمہ کنزالایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

کسی بھی قوم کا اعتماد اپنی کتاب اور اسلاف پر ہوتا ہے۔ حکمِ کتاب تو ہم ملاحظہ کر چکے اور سیرتِ اسلاف بھی ملاحظہ کیجئے۔ ہمارے اسلاف کرام میں عالی مقام، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں۔ بارگاہِ رسالت کے پروردہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت مبارکہ بھی ہمیں یہی درس دیتی ہے۔ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اکثر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سوالات کرتے اور دینی رہنمائی حاصل کرتے۔

اسی طرح سیرتِ تابعین بھی ہمیں یہی درس دیتی ہے چنانچہ بُخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے دعائے قُنوت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ رکوع کے بعد پڑھی جائے گی یا پہلے تو ارشاد فرمایا پہلے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا آیات و روایات اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت مبارکہ سے یہی درس ملتا ہے کہ **"علم دین**

[1] ... حلیۃ الاولیاء، ۱/۲۳۸

2... صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع ۔۔۔ الخ، ص، حدیث: ۴۰۸۸

حاصل کرنااور شرعی رہنمائی لیناہمارے لیے ازحد ضروری ہے۔"

لہٰذا چاہیئے کہ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی سیرت پر چلتے ہوئے ہم بھی ہر دینی معاملہ میں علماء ومفتیان کرام سے شرعی رہنمائی لیں اور پھر قدم اٹھائیں۔لہٰذا علماء کا ادب واحترام ملحوظ رکھتے ہوئے، ہمیشہ ان سے شرعی رہنمائی لیناچاہیئے۔ آج کے اس پُر فِتن دور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہل سنت اور دعوتِ اسلامی کسی نعمتِ غیر مُتَرَقَّبَہ (مُ۔تَ۔رَق۔قَ۔بَہ۔وہ اچھی چیز جو غیر متوقع طور پر ملے) سے کم نہیں۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنے بیانات، رسائل، تصانیف اور مدنی مذاکروں میں بارہادارالافتاء کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ آپ دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے جہاں دیگر شعبہ ہائے زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے وہیں عوامُ النّاس کی شرعی رہنمائی کے لیے دارُ الافتاء اہلسنت بھی عطافرمائے ہیں، چنانچہ ہر طرح کے مسائل میں علمائے اہلسنت ومفتیان کرام سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے اور اپنے معاملات کو قرآن وسنّت کی روشنی میں انجام دینے کے لیے دارالافتاء اہلسنت سے رابطہ فرمائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النّبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد